



## سوال

(323) دو بیویوں کے اخراجات کی طاقت نہ ہونے کے باوجود دوسری شادی کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے لیے ایک مسلمان شخص کا رشتہ آیا ہے جس کی عمر مجھ سے بیس برس زیادہ ہے اس کی پہلے بھی ایک بیوی ہے جو ابھی تک اس کے پاس ہے۔ اس شخص نے میری زندگی میں بہت زیادہ تعاون کیا اور اسلامی رستے کی رہنمائی کی ہے۔ میرے والدین بھی مسلمان ہیں لیکن انہوں نے مجھے نہ نماز، نہ روزہ اور نہ ہی زکوٰۃ کے بارے میں کچھ بتایا اور نہ ہی تعلیم دی۔

یہ شخص مجھ سے دوسری شادی کرنا چاہتا ہے لیکن اس میں دو بیویوں کے اخراجات برداشت کرنے کی طاقت نہیں اس نے اس مشکل کے بارے میں کچھ لوگوں سے دریافت کیا تو کچھ نے شادی کر لینے کی رائے دی اور کچھ نے نہ کرنے کی، میں اس شخص کا بہت زیادہ احترام کرتی ہوں لیکن مجھے یہ یقین نہیں کہ میں اس کے ساتھ زندگی گزار سکیں گی کہ نہیں۔ اس کے بارے میں آپ ہی کچھ نصیحت کریں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے مرد پر دوسری شادی کرنے سے قبل جو اشیاء لازم کی ہیں ان میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ نان و نفقہ رہائش اور بیویوں کے پاس رات بسر کرنے میں عدل و انصاف سے کام لے سکتا ہو۔ اگر اسے علم میں ہو کہ وہ بیویوں کے درمیان ان اشیاء میں عدل و انصاف نہیں کر سکتا یا اس کا ظن غالب بھی یہی ہو کہ وہ انصاف نہیں کر سکے گا تو اس کے لیے دوسری شادی کرنا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"اور اگر تمہیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے ان میں عدل و انصاف نہیں کر سکو گے تو اور عورتوں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو تین تین چار چار سے لیکن اگر تمہیں عدل و انصاف اور برابری نہ کر سکنے کا خدشہ ہو تو ایک کافی ہے۔ یا پھر تمہاری ملکیت کی لوہڈی یہ زیادہ قریب ہے کہ (ایسا کرنے سے نا انصافی اور) ایک طرف جھک جانے سے بچ جاؤ۔" (النساء: 3)

امام مجاہد کہتے ہیں کہ:

"تم جان بوجھ کر برا سلوک کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ تقسیم اور نان و نفقہ میں برابری اور انصاف کا التزام کرو کیونکہ اس چیز میں انسان استطاعت رکھتا ہے۔" (دیکھئے - تفسیر قرطبی (5/407))

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے بیویوں کے درمیان نان و نفقہ اور لباس میں برابری اور عدل سے کام لینا مسنون ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی بیویوں کے درمیان نان و نفقہ اور تقسیم میں عدل و انصاف کیا کرتے تھے۔" (مجموع الفتاویٰ (32/269)

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ :-

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے درمیان رات بسر کرنے نان و نفقہ اور رہائش وغیرہ میں عدل و انصاف اور برابری کیا کرتے تھے اور اس (یعنی محبت اور جماع) میں برابری واجب نہیں کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا انسان مالک نہیں۔" (ذااد المعاد (1/151)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ :

"جب خاوند اپنی بیویوں میں سے ہر ایک نان و نفقہ، لباس اور رہائش مہیا کر دے تو اس کے بعد میلان قلب اور محبت یا پھر کسی کو تحفہ وغیرہ دینے میں اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔" (فتح الباری (9/391)

جو شخص دوسری شادی کرنا چاہے اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ کچھ واجب کیا ہے اگر وہ شخص اس پر قادر ہے تو پھر اس سے دوسری شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو ہماری یہ نصیحت ہے کہ آپ اس سے شادی نہ کریں بلکہ اصل میں اس کے لیے دوسری شادی کرنا جائز ہی نہیں۔

آپ نے جو کہا ہے کہ "وہ دونوں بیویوں کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتا" تو اگر وہ شخص صاحب دین اور اچھے اخلاق کا مالک ہے اور آپ تنگی اور فقر پر صبر و تحمل کر سکتی ہیں تو اس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ شادی کرنے والے فقیر شخص سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ جیسا کہ فرمایا :

"اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا۔" (النور: 32)

حتیٰ کہ کچھ سلف حضرات تو اس آیت پر عمل کرتے ہوئے صرف روزی کے حصول کے لیے شادی کیا کرتے تھے لیکن اگر آپ دیکھیں کہ فقر اور تنگ دستی پر آپ صبر نہیں کر سکتیں تو اس سے شادی کرنے سے انکار میں کوئی مضائقہ نہیں۔ جب فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شادی کا پیغام دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے ہوئے انہیں شادی نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا کہ وہ تنگ دست ہے اور اس کے پاس مال ہی نہیں۔ (مسلم (1480) کتاب الطلاق باب المطلقة ثلاثا لا نفقہ لها) (شیخ محمد المنجد)

حدامہ عنہی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 408

محدث فتویٰ